سوال

(127)اسلام کا فرقوں اور پارٹیوں کے متعلق نظریہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پارٹیوں کے متعلق اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟ کیا اسلام میں اس قسم کی پارٹیوں بنانا جائز ہے جیسے حزب التحریر (آزادی کی پارٹی یا لبریشن فرنٹ) 'الاخوان المسلمون کی پارٹی وغیرہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کیلیۓ جائز نہیں کہ دین میں ایسے فرقے اور پارٹیاں بنائی جائیں جو ایک دوسرے کو برا بھلا کہتی رہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس افتراق سے منع فرمایا ہے۔ اس افتراق کو پیدا کرنے والے اور اس کے پیچھے چلنے والے کی مذمت کی ہے اور ایسی حرکت کرنے والوں کو عذاب عظیم سے ڈرایا ہے نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (آل عمران ۳ ۱۰۳-۱۰۵)

''تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑلو اور متفرق نہ ہوجاؤ اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اسکی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگۓ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ۔ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیۓ جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جو متفرق ہوگۓ اور انہوں نے اختلاف کیا، اس چیز کے بعد کہ ان کے پاس واضح ہدایات آچکی تھیں۔ ان ہی لوگوں کےلئے بڑا عذاب ہے۔''

اور فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (الانعام ٦ ۱۵۹-۱٦۰)

''جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور (مختلف) پارٹیاں بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ پھر وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے تھے۔ جو نیکی لے کر آیا تو اس کے لئے اس کا دس گناہ (اجر و ثواب) ہے اور جو برائی لے کر آیا، اسے صرف اس کے برابر ہی بدلہ (گناہ اور عذاب) ملے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اور یہ حدیث ثابت ہے کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لاتَرْجِعُوا بَعْدِی کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)

''میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنی کاٹنے لگو۔''

افتراق کی مذمت میں اور بھی بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں۔

اگر مسلمانوں کے حکمران نے انہیں اس انداز سے منظم کیا ہو کہ زندگی کے مختلف اعمال اور دینی و دنیوی معاملات ان کے درمیان تقسیم کر دیئے ہوں تاکہ ہر شخص دین یا دنیا کے کسی پہلو سے متعلق اپنا فرض ادا کرے تو یہ درست ہے۔ بلکہ یہ مسلمانوں کے حکمران کا فرض ہے کہ (تقسیم کار کے اصول پر) رعایا پر مختلف اقسام کے دینی اور دنیوی فرائض تقسیم کر دے۔ مثلاً ایک جماعت کو علم حدیث کی خدمت کیلیئے مقرر کرے وہ اسے دوسروں تک پہنچانے، مدون کرنے اور صحیح وضعیف احادیث کی پہچان وغیرہ کا کام کرے، دوسری جماعت فقہ کی تدوین اور تعلیم و تعلم میں مشغول ہوجائے، تیسری جماعت عربی زبان گرائمر اور زبان ادبی' بلاغت اور اس کے علمی اسرار کو ظاہر کرنے کی خدمات انجام دے، چوتھی جماعت جہاد کرے، مسلمانوں کی سرزمین کی حفاظت کرے، مزید علاقے فتح کرے اور اسلام کی نشر و اشاعت میں پائی جانے والی رکاوٹوں کو دور کرے، ایک اور جماعت صنعتی اور زرعی پیداوار اور تجارت کے فرائض انجام دے۔ اسی طرح دوسرے کام بھی کیئے جائیں تو اس قسم کی تقسیم زندگی کی ضرورت ہے، اس کے غیر امت کا نظام قائم رہ سکتا ہے نہ اس کے بغیر اسلام کی حفاظت اور نشر و اشاعت ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ سب لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے عمل پیرا رہیں، ان سب کا ہدف ایک ہو، اسلام کی تائید و نصرت۔ اس کے دفاع اور خوشحال زندگی کے وسائل کے حصول کیلیئے ایک دوسرے سے تعاون کریں، سب کے سب اسلام زیر سایہ، اس کے جھنڈے تلے اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ پر چلتے رہیں، گمراہ کن راستوں پر چلنے سے اجتناب کریں اور ہلاک ہونے والے فرقوں سے بچ کر رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاَنَّ ہٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (الانعام ٦ ١٥٣)

''اور یہ میرا راستہ ہے بالکل سیدھا، تو اس کی پیروی کرو اور (دوسری) راہوں کی پیروی نہ کرو (ورنہ) وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گی اور اس نے تمہیں یہ نصیحت کی ہے تاکہ تم بچ جاؤ۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 140

محدث فتویٰ